فتاویٰ امن پوری (قسط ۶۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): زکوۃ کی رقم سے نہر کی صفائی کرانا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔

(سوال): زکوۃ کی رقم سے مدرسہ کی تعمیر کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں آتا ہے۔

(سوال): زکوۃ کے مصارف کون سے ہیں؟

(جواب): مصارف زکوۃ آٹھ ہیں اور وہ یہ ہیں؛

① فقراء ② مساکین ③ عاملین زکوۃ

④ جن کی تالیف قلبی کی گئی ہو۔ ⑤ غلام آزاد کرنا

⑥ مقروض ⑦ فی سبیل اللہ میں خرچ ⑧ راہ گیر

(التّوبة : ٦٠)

(سوال): جس کو ماہوار آمدنی آتی ہو، کیا اسے زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

(جواب): اگر آمدنی سے بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو، تو اسے بھی زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

(سوال): کیا فقیر رشتہ دار کو زکوۃ دینے سے صلہ رحمی کا ثواب بھی ملے گا؟

(جواب): جی ہاں۔

سوال: غنی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے میت کی طرف سے صدقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ زکوٰۃ کی رقم منصوص مصارف میں استعمال کی جائے۔

سوال: پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اکثر پیشہ ور فقیر مالدار ہوتے ہیں، ان کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔

سوال: کیا ہندو کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے غریب لڑکیوں کو تعلیم دلوانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: مناسب ہے کہ زکوٰۃ غریبوں کے سپرد کر دی جائے۔

سوال: بے نماز کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: زکوٰۃ نیک وصالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند کو دی جائے۔

سوال: داماد اور بھائی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: مستحق ہیں، تو دی جاسکتی ہے۔

سوال: نابالغ فقیر کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

سوال: اقارب میں سے زکوٰۃ کس کو دینی چاہیے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والے کے ذمہ جن کی کفالت ہے، ان کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، باقی تمام رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال: ایک شخص کے پاس صحرائی جائیداد ہے اور وہ مقروض ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر قرض کی مقدار جائیداد سے زیادہ ہے، تو اسے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال: مدرسہ کے ملازمین کی تنخواہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں داخل ہے۔

سوال: یتیم بچی، جو ملازمہ ہے، اسے زکوٰۃ کی رقم سے زیور بنوا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مالدار کو زکوٰۃ کی رقم دے دی، بعد میں معلوم ہوا، کیا زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک شخص نے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا اور صدقہ لے کر باہر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کر دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ (رات) ایک چور پر صدقہ کر دیا گیا۔ صدقہ کرنے والا کہنے لگا: اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے، میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا۔ تو وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا، صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا۔ وہ شخص کہنے لگا: اللہ! تعریف صرف تیری ہے، میں زانیہ پر صدقہ کر بیٹھا؟ اب پھر صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور کسی مالدار کو دے دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا۔ تو صدقہ کرنے والا شخص عرض گزار ہوا:

اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے، پہلے چور کو صدقہ دے دیا، پھر زانیہ کو اور اب مالدار شخص کو۔ تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور اسے کہنے لگا: جو آپ نے چور کو صدقہ دیا ہے، اس سے شاید وہ چوری سے باز آ جائے، زانیہ زنا سے توبہ کر لے اور مالدار شاید عبرت پکڑ لے اور اللہ کے دیے ہوئے مال سے خرچ کرنے لگے۔"

(صحيح البخاري : 1421، صحيح مسلم : 1022)

سوال: کیا مجبور سید زادہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب: آل محمد ﷺ پر زکوٰۃ یعنی فرض صدقہ حرام ہے، وہ کسی حال میں زکوٰۃ نہیں لے سکتے، البتہ ان کے لیے تحفہ یا نفلی صدقہ وخیرات حلال ہے۔

سوال: کسی خدمت کے معاوضہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: رمضان میں تراویح سنانے والے حافظ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر حافظ مستحق ہے، تو اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے، مگر قرآن سنانے کی اجرت میں زکوٰۃ کی رقم دینا درست نہیں۔

سوال: امام مسجد کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر مستحق ہے، تو امام مسجد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: کیا مستحق زکوٰۃ کی رقم لے کر آل محمد ﷺ کے کسی فرد پر خرچ کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا ہے۔

سوال: نذر و نیاز کا کھانا کسے دینا چاہیے؟

جواب: نذر و نیاز کا کھانا غریب و نادار افراد میں تقسیم کرنا چاہیے۔

(سوال): مباہلہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): مباہلہ شرعاً جائز ہے، ہر منحرف، کافر، ملحد اور باطل پرست سے مباہلہ کیا جا سکتا ہے۔

❀ علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُبَاهَلَةُ الْمُلَاعَنَةُ، وَهُوَ أَنْ يَجْتَمِعَ الْقَوْمُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَيَقُولُوا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِ مِنَّا.

''مباہلہ اور ملاعنہ یہ ہے کہ جب کسی جماعت کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے، تو اکھٹے ہو کر یہ کہنا: ہم میں سے جو ظالم ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(النّهاية في غريب الحديث: 167/1، لسان العَرب لابن منظور: 72/11)

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (آل عمران: ٦١)

''(اے نبی!) علم آ جانے کے باوجود کوئی جھگڑے، تو اسے کہہ دیں: آیئے! ہم اپنی آل واولاد کے ساتھ آتے ہیں، آپ اپنی آل واولاد کے ساتھ آ جائیں، مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔''

❀ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اہل نجران کے دو بندے عاقب اور سید ملاعنہ (مباہلہ) کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ایک ساتھی نے دوسرے سے کہا: ایسا نہ کرو،

اللہ کی قسم! اگر وہ نبی ہوئے اور ہم نے ان سے ملاعنہ (مباہلہ) کرلیا، تو نہ ہم بچ پائیں گے اور نہ ہمارے پچھلے۔''

(صحيح البخاري : 4380، واللّفظ لهٗ، صحيح مسلم : 2420)

❀ شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس میں دلیل ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد اگر مخالف اصرار کرے، تو اس سے مباہلہ کرنا مشروع ہے۔......اہل علم کی ایک جماعت نے مباہلہ کیا ہے۔ یہ بات تجربہ سے معلوم ہے کہ جس باطل پرست نے مباہلہ کیا، تو اس پر ایک سال نہیں گزرتا، (وہ مرجاتا ہے۔) میرا بھی ایک متعصب ملحد کے ساتھ مباہلہ ہوا، اس کے بعد وہ صرف دو ماہ زندہ رہا۔''

(فتح الباري : 95/8)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کے لیے آئے، اگر وہ مباہلہ کے لیے باہر نکل آتے، تو واپس لوٹنے پر انہیں مال ومتاع اور اہل وعیال (صحیح سلامت) نہ ملتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 2225، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : 10995، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ نیز فرماتے ہیں:

وَدِدْتُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُخَالِفُونِي فِي الْفَرِيضَةِ نَجْتَمِعُ فَنَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْنِ، ثُمَّ نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ .

''جو لوگ مجھ سے وراثت (کے مسئلہ عول) میں اختلاف کرتے ہیں، میرا دل کرتا ہے کہ ہم جمع ہوں، رکن یمانی پر ہاتھ رکھیں اور مباہلہ کرتے ہوئے

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔''

(الفقیه والمتفقّة للخطیب : 123/2، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ آیت تطہیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''میں اس پر مباہلے کو تیار ہوں کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسیر ابن کثیر : 411/6، وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) کا بعض اتحادی صوفیوں سے مباہلہ ثابت ہے۔

(مَجموع الفتاویٰ : 82/4-83)

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اہل باطل سے مجادلہ کرنے میں سنت طریقہ یہ ہے کہ جب ان پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے، وہ حق کی طرف نہ پلٹیں، بلکہ عناد پر رہیں، تو انہیں مباہلہ کی دعوت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کا حکم دیا اور یہ نہیں فرمایا کہ مباہلہ آپ کے بعد امت کے لیے جائز نہیں ہے۔ نبی کریم رضی اللہ عنہما کے چچا زاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک شخص کو مباہلہ کی دعوت دی، جس نے ایک فروعی مسئلہ کا انکار کیا تھا، اس دعوت مباہلہ کی وجہ سے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر صحابہ نے نکیر نہیں کی۔''

(زاد المَعاد : 561/3)

❁ علامہ محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی مباہلہ جائز ہے، مگر کسی اہم شرعی مسئلہ میں، جس پر

(مخالف کو) اس قدر اشتباہ اور عناد واقع ہو چکا ہو کہ اسے مباہلہ سے ہی دور کیا جا سکتا ہو۔ بعض اسلاف نے مباہلہ کیا بھی ہے، مثلاً حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے صفات باری تعالیٰ کے مسئلہ پر مباہلہ کیا۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ نے مقلدین کی ایک جماعت سے مباہلہ کیا، وہ ٹھہر نہ پائے اور شکست خوردہ ہو گئے، وللہ الحمد۔ جس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے لیے مباہلہ کرنا جائز نہیں، اس کی بات درست نہیں، اس پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، وہ تو گویا دینی مسائل سے جاہل ہے۔''

(حسن الأسوة، ص 62)

سوال: غیر مسلم کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: اپنے عزیز یتیموں کو زکوٰۃ کی رقم سے کپڑے بنا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جس نابالغ بچے کا والد مالدار ہو، اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرد کی بیوہ جو شیخ ہے، اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر مستحق ہے، تو دی جا سکتی ہے۔

سوال: حاملہ عورت کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: مستحق ہے، تو دی جا سکتی ہے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کا فرش بنانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، یہ فی سبیل اللہ کے مصرف میں داخل ہے۔

(سوال): ایک فقیر کو زکوٰۃ دی، اس نے وہ رقم ناجائز کام میں صرف کر دی، کیا زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

(جواب): زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ مگر بہتر یہی ہے کہ جانچ پڑتال کر کے نیک اور متشرع افراد میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کی جائے۔

(سوال): موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف کیا ہے؟

(جواب): موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف اہل حق کے مدارس ہیں۔

(سوال): نیوتہ لینا دینا کیسا ہے؟

(جواب): مروجہ نیوتہ درست نہیں۔ اگر نیوتہ سے مقصود باہمی تعاون ہو، تو جائز ہے۔

(سوال): جس عالم کے پاس کتب خانہ ہو، اسے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ کتب خانہ زکوٰۃ سے مانع نہیں۔ یہ عالم کی بنیادی ضرورت ہے۔

(سوال): کیا زکوٰۃ کا مستحق ہونے کے لیے صاحب نصاب نہ ہونا شرط ہے؟

(جواب): کوئی شرط نہیں۔ جو بذات خود بنیادی ضروریات حاصل نہ کر سکتا ہو، وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

(سوال): مسلمان سپاہی پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): مستحق ہے، تو سپاہی پر خرچ کرنا جائز ہے۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم سے چاول خرید کر سال بھر فقیروں کو کھلانا کیسا ہے؟

(جواب): زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر مناسب یہی ہے کہ زکوۃ کی رقم فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔

(سوال): بھنگ یا افیون کے عادی کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): زکوٰۃ نیک وصالح افراد کو دی جائے۔

(سوال): ایک شخص گھر میں آسودہ حال ہے، مگر پردیس میں مفلوک الحال ہو گیا، کیا وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

(جواب): یہ مفلوک الحال شخص راہ گیر ہے اور راہ گیر مسافر پر خرچ کرنا مصارف زکوٰۃ میں سے ہے، لہٰذا یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

(سوال): قرابت دار مستحق بے نمازی ہو اور غیر قرابت دار مستحق نمازی ہو، تو زکوٰۃ کسے دی جائے؟

(جواب): بے نمازی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ زکوٰۃ اللہ رب العالمین کا خاص حق ہے، جو اس کے صالح بندوں تک پہنچنا چاہیے۔ اس میں قرابت داری کو نہیں دیکھا جائے گا۔

(سوال): موجودہ دور میں سید زادے کو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

(جواب): آل رسول ﷺ پر زکوٰۃ اور تمام فرض صدقات حرام ہیں اور یہ حرمت ہمیشہ کے لیے ہے۔

(سوال): اگر داماد مستحق ہو اور اس کی بیوی مالدار ہو، تو کیا داماد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

(جواب): داماد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(سوال): بھانجے کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): اگر مستحق ہے، تو بھانجے کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(سوال): مسجد کا کنواں کھودوانے میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا کیسا ہے؟

(جواب): اہل علاقہ کو چاہیے کہ مسجد کی تمام تر ضروریات خود پوری کریں، اس پر زکوٰۃ

کی رقم خرچ نہ کریں۔

(سوال): اگر کسی بیوہ کو ماہوار زکوٰۃ کی رقم دی جائے، تو ایسا کرنا جائز ہے؟

(جواب): اگر مستحق ہے، تو جائز ہے۔

(سوال): ایک شخص کی دس ہزار آمدن ہو اور پندرہ ہزار خرچ، تو کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے، یاد رہے کہ زکوٰۃ صحیح العقیدہ، صالح اور متشرع افراد پر خرچ کرنی چاہیے۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم سے مستحق کے گھر کو مرمت کرانا کیسا ہے؟

(جواب): اگر مستحق بھی یہی چاہتا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے اس کے گھر کی مرمت کرادی جائے، تو زکوٰۃ کی رقم سے مرمت کرانا درست ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق کے حوالے کر دی جائے۔

(سوال): آل محمد ﷺ کا کوئی فرد مقروض ہے، کیا اس کا قرضہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): آل رسول ﷺ پر زکوٰۃ حلال نہیں۔ سید زادہ کے قرض کی ادائیگی میں زکوٰۃ کی رقم صرف کرنا جائز نہیں۔

(سوال): ہندو مفلس کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): یورپی ممالک میں تبلیغ دین کے لیے جانا اور ان سفری اخراجات میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): جلسوں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔

(سوال): موجودہ دور میں مبلغین کا تقرر زکوٰۃ کی رقم سے کرنا کیسا ہے؟

(جواب): مناسب نہیں۔

(سوال): کسی کو حج کے لیے زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ حج صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

(سوال): بہو پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): خادمہ محتاج ہے، اسے زکوٰۃ اور فطرانہ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، بشرطیکہ مسلمان ہو۔

(سوال): مستحق لڑکی کو شادی کے لیے زکوٰۃ کی رقم دینا کیسا ہے؟

(جواب): مستحق ہے، تو اسے بھی زکوٰۃ کی کچھ رقم دی جاسکتی ہے۔

(سوال): رمضان کے روزوں کا فدیہ ایک فرد کو دیا جائے یا زیادہ کو بھی دیا جاسکتا ہے؟

(جواب): ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کا کھانا ہے۔ جتنے روزوں کا فدیہ دینا ہے، اتنی بار ایک ہی فقیر کو کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے اور ایک ہی بار اتنے فقیروں کو اکٹھے کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے۔

(سوال): عیسائیوں یا مشرکوں کے مدارس کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): ناجائز اور حرام ہے۔ یہ کفر پر تعاون ہے، ان کے بچے اس زکوٰۃ سے نشو و نما

پا کر اسلام کے خلاف کام کریں گے، اس میں پورا پورا حصہ اس شخص کا بھی ہوگا، جس نے ان کافروں اور مشرکوں کے مدارس کو زکوٰۃ دی تھی۔

سوال: زکوٰۃ کی پوری رقم ایک ہی شخص پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کی پوری رقم ایک مستحق پر خرچ کرنا بھی جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ زکوٰۃ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک حصہ خونی رشتہ داروں کو، دوسرا حصہ پڑوسی اور اہل محلّہ کو اور تیسرا حصہ علمائے حق اور دینی مدارس کو دیا جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ کا اجتماعی نظام قائم کریں، کیونکہ انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنے کے خواطر خواہ فوائد حاصل نہیں ہوتے۔

سوال: مالدار کو قربانی کی کھال دینا کیسا ہے؟

جواب: درست نہیں۔

سوال: کیا عالم غنی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: معذور و مستحق استاذ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز اور بہتر ہے۔

سوال: ایک طالب علم گھر میں مالدار ہے، مگر جہاں تعلیم پا رہا ہے، وہ مفلسی کی زندگی گزار رہا ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: اس کے والدین کو چاہیے کہ اس کے تعلیمی اخراجات اٹھائیں۔ اگر اس کے والدین اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتے، تو وہ مستحق ہے، اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال: ایک شخص کے پاس ایک جانور دودھ کے لیے ہے، کیا وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

(جواب): اگر وہ غریب ہے، تو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

(سوال): یتیم خانے کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): اگر ادارے کا مہتمم مفلس ہو، کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): کیا فدیہ کی رقم یتیم خانے میں دی جا سکتی ہے؟

(جواب): دی جا سکتی ہے۔

(سوال): کیا مفلس یا قرض دار کو فدیہ کی رقم دی جا سکتی ہے؟

(جواب): مفلس کو فدیہ کی رقم دی جا سکتی ہے۔ مقروض مالدار کو نہیں۔

(سوال): فدیہ کی رقم سے مدارس کے طلبہ کو کتابیں خرید کر دینا کیسا ہے؟

(جواب): مناسب یہ ہے کہ طلبہ کو کھانا کھلایا جائے۔

(سوال): غریب اور مالدار اکھٹے کھانا پکاتے ہیں، کیا غریب مصرف زکوٰۃ ہے؟

(جواب): غریب زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

(سوال): ایک بیوہ کے پاس غیر منقولہ جائیداد ہے، جو فی الحال مستعمل نہیں ہے، کیا اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): اگر بیوہ غریب ہے، تو اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(سوال): اچھی خاصی آمدنی والے مقروض کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): کیا مستحق دوست کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): اسلامی سکولز کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔

(سوال): سیلاب زدگان کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): اگر جائیداد سے اخراجات پورے نہ ہوں، تو کیا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): غیر مسلم کے چنگل سے مسجد کا قبضہ چھڑانے کے لیے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، یہ فی سبیل اللہ کی مد میں شامل ہے۔

(سوال): جو علما غنی ہوں، کیا ان کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): مستحق اقربا دوسری بستی میں ہوں، تو کیا انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): فدیہ کی رقم نیک کام میں لگانا کیسا ہے؟

(جواب): فدیہ کی رقم غریبوں اور مسکینوں کا حق ہے، انہیں پر خرچ کی جائے۔

(سوال): فدیہ کی رقم مسجد کی تعمیر پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ فدیہ مساکین و غرباء کا حق ہے۔

(سوال): مسلم شفاخانہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔ زکوٰۃ مستحقین کے سپرد کی جائے۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم سے قرآن کریم خرید کر امیر و غریب میں تقسیم کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ زکوٰۃ مصارف پر خرچ کی جائے۔

(سوال): ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): ایک شخص کو ساری زکوٰۃ بھی دی جا سکتی ہے، خواہ وہ زکوٰۃ سے صاحب نصاب ہی بن جائے۔

(سوال): مدرس یا مؤذن کو زکوٰۃ کی رقم سے مشاہرہ دینا کیسا ہے؟

(جواب): مدرس اور مؤذن کو زکوٰۃ کی رقم سے اُجرت نہیں دی جائے گی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی تعلیم اور اذان کا خود بندوبست کریں۔

(سوال): مدارس کے طلبا کو زکوٰۃ کی رقم سے وظائف دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): امام مسجد کو اجرت کے طور پر عشر دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): زکوٰۃ غیر ممالک میں بھیجنا کیسا ہے؟

(جواب): بہتر ہے کہ اپنے علاقہ میں خرچ کی جائے، البتہ اشد ضرورت کے وقت دوسرے علاقے یا ملک میں بھی زکوٰۃ بھیجی جا سکتی ہے۔

(سوال): کیا مسافر کے قرض کی ادائیگی میں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): مالدار بیوہ کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): جس کے پاس صرف اراضی ہو، خرچ کے لیے پیسہ نہ ہو، کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

(جواب): لے سکتا ہے۔

(سوال): زیورات کی زکوٰۃ عورتیں کہاں سے ادا کریں؟

(جواب): اگر ان کے پاس روپیہ موجود ہو، تو اس سے زکوٰۃ ادا کر دیں، ورنہ زیور کی صورت میں زکوٰۃ ادا کر دیں۔

(سوال): مالدار پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

(سوال): زکوٰۃ کی رقم سے قبرستان کے لیے زمین خریدنا کیسا ہے؟

(جواب): درست نہیں۔

(سوال): جو شخص اپنے مفلس اقرباء کو زکوٰۃ نہ دے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مفلس اقرباء کو زکوٰۃ دینے سے دوگنا اجر ملتا ہے، ایک زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ البتہ اگر کوئی شخص اقرباء کو چھوڑ کر کسی مستحق کو زکوٰۃ ادا کرے، تو اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(سوال): اگر اہل محلّہ اتفاق کر لیں کہ اس بار کے چڑھائے قربانی کو بیچ کر فلاں کام کروالیا جائے گا، جس سے تمام اہل محلّہ مستفید ہوں، تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

(جواب): قربانی کی کھالیں صرف مساکین وغرباء کو دی جائیں۔

(سوال): قربانی کی کھالیں بیچ کر مسجد کے لیے سائبان بنانا کیسا ہے؟

جواب: مسجد پر کھالوں کی رقم خرچ کرنا مناسب نہیں۔

سوال: ایک شخص نے دوسرے کو قرض دیا، مگر مقروض محتاج ہے، قرض واپس نہیں کر سکتا، تو قرض دینے والے نے زکوٰۃ کی نیت سے اس کا قرض معاف کر دیا، کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر مقروض قرض ادا بھی کرنا چاہتا ہے اور کوشش میں بھی لگا ہے، مگر تنگی کا شکار ہے، تو اس صورت میں قرض دینے والا زکوٰۃ کی نیت سے اس کے قرض کو معاف کر دے، تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر بہتر ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مقروض کو دے دے، پھر اپنے قرض کا اس سے مطالبہ کر لے۔

اگر مقروض کنگال ہو گیا اور قرض ادا کرنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا، تو زکوٰۃ کی نیت سے اسے قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، اسی طرح کسی نے رقم غصب کر لی اور دینے سے انکاری ہو گیا، تو بھی اسے قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: چرمِ عقیقہ کی قیمت ہاشمی کو دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں، جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں؟

جواب: صدقہ فطر صرف غریبوں اور مسکینوں کے لیے ہے۔ زکوٰۃ کے دیگر مصارف میں صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔

سوال: قربانی کی کھال بیچ کر مسکینوں کو کھانا کھلانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کسی آفت زدہ علاقے میں قربانی کی کھالوں کی رقم بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر ہے۔

سوال: قربانی کی کھالوں کو بیت المال میں جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: درست اور بہتر ہے۔

سوال: قربانی ترک کر کے اس کی رقم کشمیری مسلمانوں کو بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: قربانی قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے، وہ خون بہا کر ہی ممکن ہے۔ قربانی اسلام کا شعار ہے، اسے قائم ودائم رکھنا مسلمانوں پر ضروری ہے۔ اس کی قیمت دینا جائز نہیں، بہر صورت جانور ہی ذبح کیا جائے گا، خصوصاً ان حالات میں جب پوری دنیا عالمی وباء کی لپیٹ میں ہے، اس میں قربانی جیسا عمل باعث شفا بن سکتا ہے۔ بعض لوگ اس وقت سرگرداں ہیں، کمزور ایمان والوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں کہ آپ قربانی کی رقم کسی مریض اور ضرورت مند کو دے دیں۔ یہ نظریہ اسلام اور اہل اسلام کے مفاد میں نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قربانی کی سنت کو زندہ رکھیں۔

❀ علمائے احناف نے لکھا ہے:

إِنَّ الْأُمَّةَ أَجْمَعَتْ أَنَّهُ لَوْ أَدَّى الْقِيمَةَ مَكَانَ الشَّاةِ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا لَا يَكُونُ كَافِيًا .

''امت کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص قربانی یا ہدی میں بکری کی جگہ اس کی قیمت ادا کر دے، تو یہ کفایت نہیں کرے گا۔''

(الغُرّة المُنيفة لأبي حفص الهِندي، ص 54، البحر الرّائق لابن نُجيم : 2/238، الجوهرة النيّرة للزَّبِيدي : 1/120، البِناية للعيني : 3/350، فتاویٰ شامی : 2/286)

دس ذوالحجہ کا سورج پیغامِ مسرت لے کر مسکراہٹوں کی کرنیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوا، دو

رکعت نماز کی ادائیگی اور خطبہ عید سننے کے بعد فرزندانِ توحید گھروں کو پہنچے، جانور کی لگام تھامی، عاجزی وفروتنی اور اطاعت وفرمانبرداری کے جذبات سے سرشار ہوکر بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ کا نعرہ لگایا اور گردن پر چھری چلا کے سنت کو دوام بخشا، اس عمل کی بنیاد خورد ونوش اور ریا کاری نہیں، بلکہ شعارِاسلام کے ساتھ لگاؤ اور گہری محبت کا نتیجہ ہے۔

(سوال): کیا مقروض پر عشر واجب ہے؟

(جواب): مقروض پر عشر واجب ہے۔

(سوال): کیا مقروض عشر لے سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): قربانی کی کھالوں سے عید گاہ کی تعمیر کرانا کیسا ہے؟

(جواب): قربانی کی کھالیں صرف مساکین وغرباء کو دی جائیں۔

(سوال): قربانی کی کھالیں یتیم خانے میں دینا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): موجودہ دور میں قربانی کی کھالیں کسے دینی چاہیے؟

(جواب): اہل حق کے مدارس سب سے زیادہ تعاون کے مستحق ہیں، تاکہ وسائل کی کمی کی بنا پر تبلیغ دین میں حرج واقع نہ ہو۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا، جس کا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، نیز اس سے تبلیغ دین کا مذہبی فریضہ بھی ادا ہوگا۔

(سوال): غیر مسلموں کی انجمن جو غریبوں کے لیے قائم ہو، کو قربانی کی کھالیں دینا کیسا ہے؟

(جواب): قربانی کی کھالیں صرف مساکین کا حق ہے۔ آج کل قومی، لسانی اور برادری

تعصب کی بنا پر مسلم انجمنیں بنائی گئی ہیں، جو زکوٰۃ، صدقات اور چرمہائے قربانی وصول کرتی ہیں، اِن کو دینا جائز نہیں، چہ جائیکہ غیر مسلم انجمنوں کو دیا جائے۔

سوال: ایک علاقے کی کھالیں، دوسرے علاقے میں صدقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر غریب کے ذمہ کچھ قرض ہے، کیا قرض دینے والا غریب کو فطرانہ کی نیت سے قرض معاف کرسکتا ہے؟

جواب: اگر غریب قرض کی ادائیگی کرنا چاہتا ہے، مگر حالات کی تنگی کی وجہ سے نہیں کر پاتا، تو قرض دینے والا فطرانہ کی نیت سے قرض معاف کرسکتا ہے۔